روزہ

کے فضائل و مسائل

مرتبہ:
محمد نعیم طاہر رضوی

کنز الایمان سوسائٹی
لاہور چھاؤنی



نوٹ

اس کتابچہ کے تمام اخراجات محترم محمد انور چاولہ نے اپنے والدین کے ایصال ثواب کے لئے برداشت کیے اللہ تبارک وتعالیٰ مرحومین کے سیات کو حسنات میں تبدیل فرمائے۔ آمین

روزہ کے فضائل ومسائل

مرتب محمد نعیم طاہر رضوی

ناشر

کنزالایمان سوسائٹی (رجسٹرڈ)

1422/6 دہلی روڈ صدر لاہور کینٹ

0333-4284340,6680752,0333-4592063

Email-kanz-ul-iman@hotmail.com

www.kanzuliman.org

سلسلہ اشاعت نمبر ے

نام کتاب	روزہ کے فضائل ومسائل
مرتبہ:	محمد نعیم طاہر رضوی
صفحات	۲۳
تعداد	۵۰۰۰
اشاعت	اکتوبر ۲۰۰۴ء
ناشر	کنزالایمان سوسائٹی
ہدیہ	دعائے خیر بحق معاونین

بیرونجات کے حضرات =5/روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب کریں۔

ملنے کا پتہ

کنزالایمان سوسائٹی (رجسٹرڈ)

1422/6 دہلی روڈ صدر لاہور کینٹ

0333-4284340,6680752,0333-4592063

Email-kanz-ul-iman@hotmail.com

www.kanzuliman.org

تراویح احکام ومسائل

رمضان المبارک کے دن روزے کے لئے ہیں اور راتیں نماز کے لئے حدیث پاک میں آتا ہے کہ جس نے رمضان کی راتوں میں ایمان کے ساتھ نیکی حاصل کرنے کے لئے قیام کیا (نفل پڑھے) اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ (مسلم)

☆ رمضان المبارک میں تراویح مرد وعورت سب کے لئے سنت موکدہ ہے۔ اس کا چھوڑنا جائز نہیں۔ (درمختار)

☆ تراویح خلفائے راشدین (رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) نے ہمیشہ ادا کی سرکار دو عالم ﷺ نے بھی تراویح پڑھی اور اسے بہت پسند فرمایا۔

☆ رمضان المبارک کی ایک رات سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد تشریف لائے اور لوگوں کو متفرق طور پر نماز (تراویح) پڑھتے پایا۔ کوئی تنہا پڑھ رہا تھا۔ کسی کے ساتھ کچھ لوگ پڑھ رہے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا میں مناسب جانتا ہوں کہ ان سب کو ایک امام کے ساتھ جمع کر دوں تو بہتر ہو۔ لہٰذا سب کو ایک امام سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے ساتھ اکٹھا کر دیا۔ پھر دوسرے دن تشریف لے گئے۔ ملاحظہ فرمایا کہ لوگ اپنے امام کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں فرمایا نعمت البدعة هذه۔ یعنی اچھی بدعت ہے۔ (بہارشریعت)

☆ یہ جائز ہے کہ ایک شخص (فرض) عشاء وتر پڑھائے دوسرا تراویح جیسا حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ عشاء کی امامت فرماتے اور حضرت سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ تراویح کی۔ (عالمگیری)

☆ تراویح کی جماعت سنت مؤکدہ کفایہ ہے کہ اگر سب لوگ چھوڑ دیں گے تو سب تارک ہوں گے اور اگر ایک نے گھر میں تنہا پڑھ لی تو گناہگار نہیں۔ (عالمگیری)

☆ تراویح مسجد میں باجماعت پڑھنا افضل ہے اگر گھر میں جماعت سے پڑھی تو وہ ثواب نہ ملے گا جو مسجد میں پڑھنے کا تھا۔ (عالمگیری)

☆ جمہور کا مذہب یہ ہے کہ تراویح کی بیس رکعتیں ہیں اور یہی احادیث سے ثابت ہے حضرت سیدنا سائب بن زید رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ لوگ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے عہد میں

بیس رکعتیں پڑھا کرتے تھے اور سیدنا عثمان غنی وسیدنا علی رضی اللہ عنہم کے عہد میں یونہی تھا۔ (بیہقی)

☆ تراویح کی بیس رکعتیں دس سلام سے پڑھی جائیں۔ یعنی دو دو رکعت ادا کرے۔ (درمختار)

☆ ہر چار رکعت پر اتنی دیر تک بیٹھنا مستحب جتنی دیر میں چار رکعتیں پڑھیں۔ (عالمگیری)

☆ اس بیٹھنے میں اسے اختیار ہے کہ چپکا بیٹھا رہے یا کلمہ پڑھے یا تلاوت کرے یا درود پاک پڑھے یا چار رکعتیں پڑھے (نفل) یا نیچے ذکر کردہ تسبیح پڑھے۔

سُبْحٰنَ ذِی الْمُلْکِ وَالْمَلَکُوْتِ سُبْحٰنَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْعَظَمَةِ وَالْهَيْبَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحٰنَ الْمَلِكِ الْحَيِّ الَّذِیْ لَا يَنَامُ وَلَا يَمُوْتُ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيْرُ يَا مُجِيْرُ يَا مُجِيْرُ. (غنیۃ، ردالمحتار)

☆ تراویح کا وقت عشاء کے فرض ادا کرنے کے بعد سے طلوع فجر تک ہے۔ وتر سے پہلے بھی ہوسکتی ہے اور بعد میں بھی۔ (بہار شریعت)

☆ تراویح بیٹھ کر پڑھنا بلا عذر مکروہ ہے بلکہ بعضوں کے نزدیک تو ہوگی ہی نہیں۔ (درمختار)

☆ مقتدی کو یہ جائز نہیں کہ بیٹھا رہے۔ جب امام رکوع کرنے کو ہو تو کھڑا ہو جائے کہ یہ منافقین سے مشابہت ہے۔ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے "اِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى" یعنی منافق جب نماز کو کھڑے ہوتے ہیں تو تھکے جی سے۔ (غنیۃ وغیرہا)

☆ رمضان شریف میں وتر جماعت سے پڑھنا افضل ہے۔ (درمختار)

☆ اگر تراویح کی کچھ رکعتیں (جماعت سے) رہ گئیں کہ امام وتر کے لئے کھڑا ہو گیا تو افضل یہ ہے کہ امام کے ساتھ وتر پڑھ کے پھر بقیہ رکعتیں ادا کرلے جبکہ فرض جماعت سے پڑھے ہوں اور اگر تراویح پوری کرکے وتر تنہا پڑھے تو بھی جائز ہے۔ (درمختار۔ ردالمحتار۔ عالمگیری)

☆ نابالغ بچے کے پیچھے بالغین کی تراویح نہ ہوگی۔ یہی صحیح ہے۔ (عالمگیری)

☆ تراویح اگر فوت ہو جائیں تو ان کی قضا نہیں۔ (درمختار)

☆ تراویح میں ایک بار قرآن مجید ختم کرنا سنت مؤکدہ ہے اور دو مرتبہ فضیلت اور تین مرتبہ افضل۔ لوگوں کی سستی کی وجہ سے قرآن کو ترک نہ کرے۔ (درمختار)

☆ اگر ایک ختم کرنا ہو تو بہتر یہ ہے کہ ستائیسویں شب میں ختم ہو پھر اگر اس رات میں یا اس سے

پہلے ختم ہو تو تراویح آخر رمضان تک برابر پڑھتے ہیں کہ سنت مؤکدہ ہے۔ (عالمگیری)

☆ افسوس صد افسوس کہ اس زمانے میں حفاظ کی حالت ناگفتہ بہ ہے کہ اکثر تو ایسا پڑھتے ہیں کہ یعلمون تعلمون کے سوا کچھ پتہ نہیں چلتا۔ الفاظ کھا جایا کرتے ہیں۔ ہمزہ، الف، عین اور ذ، ز، ظ اور س، ث، ص اور ت، ط وغیرہ حروف میں فرق نہیں کرتے۔ جس سے قطعاً نماز ہی نہیں ہوتی۔ (بہار شریعت)

☆ اگر امام غلط پڑھتا ہے تو مسجد محلہ چھوڑ کر دوسری مسجد میں جانے میں حرج نہیں۔ (عالمگیری)

☆ خوش خواں کو امام بنانے کی بجائے درست خواں کو بنائیں۔ (عالمگیری)

☆ آج کل اکثر رواج ہے کہ حافظ کو اجرت دے کر تراویح پڑھواتے ہیں۔ یہ ناجائز ہے۔ دینے والا اور لینے والا دونوں گناہگار ہیں۔ اجرت صرف یہی نہیں کہ پیشتر مقرر کرلیں کہ یہ لیں گے دیں گے بلکہ اگر معلوم ہے کہ یہاں کچھ ملتا ہے اگرچہ اس سے طے نہ ہوا ہو یہ بھی ناجائز ہے کہ المعروف کالمشروط ہاں اگر کہہ دے کہ کچھ نہیں دوں گا یا نہیں لوں گا۔ پھر پڑھے اور حافظ کی خدمت کریں تو اس میں حرج نہیں۔ (بہار شریعت)

☆ اگر کسی وجہ سے ختم قرآن نہ ہو تو سورتوں سے تراویح پڑھیں اور اس کے لئے بعضوں نے یہ طریق رکھا ہے کہ الم ترکیف سے آخر (والناس) تک دوبار پڑھنے میں بیس رکعتیں ہو جائیں گی۔ (عالمگیری)

☆ شبینہ ایک رات کی تراویح میں پورا قرآن پڑھا جاتا ہے اس میں کوئی حرج تو نہیں مگر جس طرح آج کل رواج ہے کہ کوئی بیٹھا باتیں کر رہا ہے کچھ لوگ لیٹے ہیں۔ کچھ لوگ چائے پینے میں مشغول ہیں، کچھ لوگ مسجد کے باہر حقہ نوشی کر رہے ہیں اور جب جی میں آیا ایک آدھ رکعت میں بھی شامل ہو گئے یہ ناجائز ہے۔ (بہار شریعت)

☆ ہمارے امام اعظم رضی اللہ عنہ رمضان شریف میں اکسٹھ قرآن مجید ختم کیا کرتے تھے۔ تیس دن میں اور تیس رات میں ایک تراویح میں اور پینتالیس برس عشاء کے وضو سے فجر کی نماز پڑھی ہے۔ (بہار شریعت)

روزہ کے مسائل

1 مفسد صوم یعنی روزہ توڑنے والی چیزیں

جس سے روزہ میں فساد آجائے یعنی روزہ جاتا رہے اور باطل ہوجائے اسے مفسد صوم کہتے ہیں۔

۱۔ کھانے پینے اور منہ بھر کے قصداً قے کرنے اور جماع کرنے سے اگرچہ معتاہی ہو روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

۲۔ ہر چیز کا یعنی دوا یا غذا کا جو مُصلح بدن بنے دماغ اور پیٹ کے راستوں سے باہر سے معدہ' آنت اور دماغ کے اندر پہنچنے سے بھی روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

۳۔ دماغ اور پیٹ میں کوئی شے خواہ عادی راہوں مثلاً کان' ناک' پاخانہ' عورت کی شرمگاہ' کی جگہ سے داخل ہو یا کوئی غیر عادی راہ کھل گئی مثلاً پیٹ یا دماغ کا زخم ہو اس راہ سے داخل ہو پس یہ شے مصلح بدن ہے تو خواہ مثل حصہ وغیرہ کے خود روزہ دار نے اپنے فعل سے اندر داخل کیا ہو یا کسی اور نے بہر صورت روزہ فاسد ہوجائے گا۔

۴۔ اگر اندر داخل ہونے والی چیز غیر مصلح بدن ہے اور روزہ دار کے فعل سے وہ چیز اندر پہنچی ہے تو روزہ جاتا رہے گا ورنہ نہیں۔ مثلاً تیر اور چھرے وغیرہ سے کہ کسی نے ایسا مارا کہ پیٹ میں غائب ہوگیا تو روزہ نہیں گیا اور خود ایسا کیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔

۵۔ منہ کی راہ ایسی ہے کہ اس سے جو چیز بھی اندر جائے گی اس کے لئے کوئی قید نہیں خواہ خود فعل صائم سے اترے یا کسی اور کے فعل سے وہ شے مصلح بدن ہو یا نہ ہو بہر حال روزہ مفسد ہوگا۔

۶۔ مکھی وغیرہ داخل ہوگئی تو روزہ فاسد نہیں ہوگا۔ جو چیز اندر جائے اس کے لئے بھی یہ شرط ہے کہ تمام اندر غائب ہوجائے اور قرار پکڑے یعنی کچھ دیر اندر ٹھہرے بھی تب وہ چیز مفسد صوم ہوگی۔

۷۔ اگر کسی نے خود پانی اپنے کان میں داخل کیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا اگرچہ یہ غیر دماغ ہے لیکن چونکہ روزہ دار نے اپنے فعل سے کیا لہٰذا روزہ فاسد ہوجائے گا۔

۸۔ اگر کان میں پانی خود چلا گیا مثلاً نہر میں غوطہ لگایا تھا کان میں پانی چلا گیا تو روزہ نہیں گیا۔

۹۔ اگر دوا یا تیل کان میں ڈالا تو روزہ ٹوٹ گیا کیونکہ یہ مصلح نافع ہے اس کو خود حکیم ڈالے یا

ڈاکٹر یہ خود بہہ کر کان میں پہنچ جائے بہر صورت روزہ جاتا رہے گا۔

۱۰۔ اگر کنکر یا کاغذ کھایا یا منہ کھلا تھا کہ بارش کے قطرے خود حلق میں اتر گئے تو روزہ ٹوٹ جائے گا کیونکہ منہ کی راہ سے جو چیز اندر جائے گی خواہ مصلح بدن ہو یا نہ ہو روزہ دار کے فعل کو دخل ہو یا نہ ہو ہر صورت روزہ فاسد ہوجائے گا۔ سوائے مکھی وغیرہ کے۔

۱۱۔ اگر کسی راہ سے تو بدن یا دماغ میں کوئی چیز نہیں پہنچی مگر مسامات کے ذریعے تیل کا اثر یا پانی کی ٹھنڈک اندر پہنچی تو اس سے روزہ فاسد نہیں ہوگا یہ منافی روزہ نہیں۔

۱۲۔ اگر سرمہ یا دوا آنکھ میں ڈالی تو اس سے بھی روزہ فاسد نہیں ہوگا۔ اگرچہ حلق میں مزہ دوا کا محسوس ہو کیونکہ یہ اثر مسامات کے ذریعے پہنچا۔

۱۳۔ انجکشن سے براہ راست معدہ یا دماغ میں کوئی چیز نہیں پہنچتی لہٰذا مفسد صوم نہیں یہ تو فتویٰ ہے اور تقویٰ یہ ہے کہ پرہیز کرو تا کہ روزہ کا مقصد فوت نہ ہو۔

2 جن سے قضا اور کفارہ دونوں لازم ہیں

۱۔ روزہ کو قصداً اور بلا عذر توڑ دینے سے قضا اور کفارہ لازم آتا ہے۔

۲۔ صرف رمضان المبارک کا روزہ توڑنے پر کفارہ ہے کسی اور روزہ کے توڑنے پر نہیں۔

3 روزہ کا کفارہ

۱۔ باندی یا غلام آزاد کرنے پر قدرت رکھتا ہے تو بہتر ہے ورنہ 60 ساٹھ روزے پے در پے اس طرح رکھے کہ بیچ میں ایک بھی دن ناغہ نہ ہو۔ مثلاً بقر عید کا دن آگیا یا بیمار ہوگیا اس وجہ سے سلسلہ ٹوٹ گیا تو پھر از سر نو سلسلہ شروع کرنا ہوگا۔

۲۔ اگر بیماری یا بڑھاپے کی وجہ سے یہ بھی ممکن نہیں اس سے بھی عاجز ہے تو ساٹھ مسکینوں کو پیٹ بھر کر دو وقت کھانا کھلانا لازم ہے۔ اس شرط کے ساتھ کہ دوسرے وقت بھی وہی کھانے والے ہوں اگر صبح کے ساٹھ مسکین اور ہوں اور شام کے اور تو یہ کافی نہیں ہوگا۔

۳۔ اگر صبح و شام نہ کھلا سکے بلکہ دو دن صبح ہی صبح یا شام کو کھلا دے تو اس طرح بھی دو وقت شمار کئے جائیں گے اور یہ جائز ہے۔

۴۔ ایک ہی شخص کو ہر روز دو وقت ساٹھ دن تک کھلایا جائے تو یہ بھی جائز ہے۔

۵۔ اگر کم خرچ ہونے کے لئے بچوں کو یتیم خانے سے بلایا یا ایسے لوگوں کو برائے نام کھلا دیا جو پہلے سے کھانا کھا چکے ہیں یہ کافی نہیں ہوگا کیونکہ بچوں کا اور شکم سیری کا کھانا کافی نہیں۔

۶۔ اگر گیہوں کی روٹی ہے تو سالن ضروری نہیں اگر جو کی روٹی ہے تو ضروری ہے۔

۷۔ اگر کھلائے نہیں بلکہ ہر شخص کو کھانا دے کر مالک بنانا چاہتا ہے تو گیہوں یا اس کا آٹا ستو ہو تو نصف صاع صاع سے مراد عراقی صاع ہے۔ (دو سیر تین چھٹانک دو تولہ) اور جو۔ کھجور و منقے ہوں تو یہ ایک صاع دیں۔

۸۔ اگر عورت کو کفارہ ادا کرتے ہوئے بیچ میں حیض آ گیا جس کی وجہ سے وہ روزہ نہیں رکھ سکتی تو اس کے لئے معافی ہے حیض سے فارغ ہو کر جہاں سے سلسلہ چھوٹا ہے اس کے آگے سے شروع کر دے۔

۹۔ اگر ایک ہی رمضان میں دو روزے توڑے تو اگر پہلے کا کفارہ ابھی تک ادا نہیں کیا تو ایک ہی کافی ہو جائے گا۔ ورنہ نہیں۔

۱۰۔ اگر دو رمضان کے روزے توڑے تو علیحدہ علیحدہ کفارہ دینا ہوگا۔

4 کفارہ کب لازم ہوتا ہے

۱ قصداً کھانے پینے یا جماع سے کفارہ لازم ہوتا ہے۔

۲ صرف دوا اور غذا کے کھانے سے کفارہ لازم ہوگا کسی اور چیز کے کھانے پینے سے کفارہ لازم نہیں ہوگا۔ مثلاً اگر کسی نے کنکر یا لوہے کے چنے چبائے تو کفارہ لازم نہیں ہوگا کیونکہ صورت افطار ہے معنے افطار نہیں۔

۳ اگر محبوب یا کسی بزرگ کے منہ کا لقمہ ہے یا لعاب دہن ہے تو اس کے کھانے سے کفارہ لازم ہوگا کیونکہ اس میں لذت ہے اور اس کی طرف میلان اور رغبت ہے۔

۴ جس کو مٹی کھانے سے رغبت نہیں اس پر کفارہ نہیں جو مٹی کھانے کا عادی ہو اس پر کفارہ ہے۔

۵ نمک اگر تھوڑا کھایا تو کفارہ ہے اور اگر زیادہ کھایا تو کفارہ نہیں۔

۶ اگر تھوک میں خون ملا ہوا تھا اور غالب تھا یہ خالص خون تھا جو پی گیا تو کفارہ لازم نہ ہوگا۔

۷ باہر سے تل یا تل کے برابر کوئی چیز منہ میں رکھ کر بغیر چبائے نگل گیا تو کفارہ لازم ہے مگر اس مقدار کی دانتوں میں الجھی ہوئی شے کو نکال کر پھر نگلا تو روزہ فاسد ہو جائے گا مگر کفارہ نہیں۔

۸ کسی نے بوسہ لیا یا ساتھ لٹایا یا چھوا اور انزال نہ ہوا روزہ نہیں گیا مگر یہ شخص اپنی جہالت سے یہ سمجھ بیٹھا کہ روزہ جاتا رہا پھر قصداً کھا پی لیا تو کفارہ لازم ہے۔

۹ اگر احتلام ہوا اور معلوم ہے کہ اس سے روزہ نہیں جاتا اور قصداً کھا پی لیا تو کفارہ لازم ہے۔

5 جن سے صرف قضا لازم آتی ہے

۱ اگر سوتے میں پانی پیا تو روزہ جاتا رہا قضاء لازم ہے یہ مثل بھول کر پینے والے کے لئے نہیں کیونکہ سونے والے کا ذبیحہ بلا تکبیر جائز نہیں بھولنے والے کا ذبیحہ جائز ہے۔

۲ بچہ روزہ رکھ کر توڑ دے تو اس پر کفارہ نہیں بلکہ قضاء بھی لازم نہیں۔

۳ اگر قبل زوال روزہ کی نیت کر کے پھر قصداً روزہ توڑ دیا تو صرف قضاء لازم ہے۔

۴ کلی کر رہا تھا کہ حلق میں بغیر قصداً پانی چلا گیا لہٰذا کفارہ نہیں صرف قضا لازم ہے بشرطیکہ روزہ پانی کے اترنے کے وقت تک یاد تھا ورنہ قضا بھی نہیں روزہ باقی رہا۔

۵ حقنہ کیا یا ناک میں دوا چڑھائی یا کان میں تیل ڈالا یا خود تیل پہنچ گیا تو کفارہ نہیں قضاء لازم ہے۔

۶ اگر پاخانہ کا مقام باہر آ گیا یعنی کانچ نکل آئی استنجا کا پانی خوب خشک نہ ہوا کہ کھڑا ہو گیا پانی اندر چلا گیا تو روزہ فاسد ہو جائے گا قضاء لازم ہوگی۔

۷ اگر استنجا کرتے وقت پانی مقام حقنہ تک پہنچ گیا تو روزہ فاسد ہو جائے گا قضاء لازم ہے۔ اس لئے احتیاط لازم ہے کہ روزہ دار استنجے کے وقت سانس نہ کھینچے۔

۸ اگر دھواں پیٹ یا دماغ میں قصداً پہنچایا تو روزہ فاسد ہو گیا قضا لازم ہے اور دھواں اگر بتی عنبر اور عود وغیرہ کا ہے تو بعید نہیں کہ کفارہ بھی لازم آئے نفع کے سبب

۹ عورت کے لئے آج کی تاریخ حیض آنے کے لئے معین تھی اس لئے عورت نے قصداً روزہ توڑ دیا حیض نہ آیا یا آج باری کا دن تھا یہ سمجھ کر کہ آج بخار آئے گا قصداً روزہ توڑ دیا مگر بخار نہ آیا یا یقین تھا کہ آج دشمن سے لڑائی ہوگی قصداً روزہ توڑ دیا۔ مگر لڑائی نہ ہوئی تو اس توڑے ہوئے روزہ پر صرف قضاء لازم ہے۔

۱۰ اگر کسی نے انار کا دانہ یا چھالیہ روزہ دار پر ماری وہ حلق میں اتر گئی تو روزہ فاسد ہو جائے گا مگر

قضاء لازم ہے۔

١١ کسی نے بھول کر جماع کیا جب یاد آیا تو فوراً علیحدہ نہیں ہوا بلکہ رکا رہے تو روزہ فاسد ہو گیا کیونکہ رکا رہا اب جماع شروع کرنے کے حکم میں ہے مگر ابتداء بھول کر ہوئی اس لیے کفارہ نہیں بعض کہتے ہیں حرکت کرے گا تو کفارہ لازم ہوگا۔

6 قے کا حکم

١ اگر قے ہوئی تو روزہ فاسد نہیں ہوگا مگر خود قے کرے تو اس کا روزہ ٹوٹ گیا کیونکہ حدیث شریف میں ہے جس کو قے ہوئی اور وہ روزہ دار ہے تو اس پر قضاء نہیں۔

7 وہ چیزیں جن سے روزہ نہیں ٹوٹتا

١ روزہ دار نے بھول کر کھانا کھا لیا یا پانی پی لیا یا جماع کیا تو روزہ نہیں ٹوٹا اور اللہ کی طرف سے رزق ہے جو اس کو ملا بھول کر کھانے پینے سے روزہ نہیں جاتا بھول معاف ہے۔ حدیث پاک میں ہے کہ اللہ نے اس کو کھلایا پلایا۔ (مشکوٰۃ)

٢ اگر بھول کر کھا پی رہا ہو تو دیکھنے والا اگر جانتا ہے کہ روزہ دار میں قوت ہے تو آگاہ کرنا لازمی ہے نہ بتلائے گا تو مکروہ ہے اگر قوت نہیں تو گنجائش ہے۔

٣ اگر کسی نے بتلایا مگر اس نے ایک نہ سنی اور برابر کھائے چلا گیا تو اگر واقع میں اس نے نہیں سنا تو اس پر کچھ نہیں اور اگر سنا پھر بھی کھانا کھانا ترک نہیں کیا تو قضاء لازم ہوگی اس لئے کہ خبر واحد بھی دینی امور میں حجت ہے ہاں کفارہ نہیں کیونکہ ابتداء بھول کر کھانے میں ہوگئی تھی۔

٤ عورت کو دیکھنے سے یا تصویر دیکھنے سے انزال ہو گیا تو روزہ نہیں ٹوٹتا۔

٥ آنحضرت ﷺ نے بحالت روزہ سرمہ لگایا۔

٦ پھول، مشک، عنبر یا عطر سونگھنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا جو ہر دار مثل اگربتی کے دھوئیں کو اگر سونگھے گا تو روزہ فاسد ہو جائے گا اور اگر بغیر اس کے قصد اور فعل کے بلا اختیار دھواں داخل ہو گیا تو روزہ فاسد نہیں ہوگا۔

٧ اگر خشک انگلی قبل و دبر میں کی تو روزہ نہیں گیا۔

٨ اگر غیبت کی تو روزہ نہیں گیا مگر ثواب چلا گیا کیونکہ غیبت مردہ بھائی کے گوشت کھانے کے

برابر ہے۔

٩ اگر سر سے ناک کی طرف رطوبت اتری وہ ناک کے ذریعے کھینچ کر اندر ہی سے اس رطوبت اور بلغم کو نگل گیا تو روزہ نہیں ٹوٹا۔ بہتر ہے کہ منہ کے ذریعے نکال کر تھوک دے۔

١٠ کلی کے بعد منہ میں تری رہ گئی اس کو نگل لیا تو روزہ نہیں ٹوٹا ایسی چیزوں سے بچنا ناممکن ہے۔

١١ ہونٹ تھوک سے تر ہو گئے اس کو پی گیا یا منہ سے لعاب کا تار بندھ کر نکلا کہ ابھی تار منقطع نہیں ہوا تھا کہ کھینچ کر واپس نگل لیا تو روزہ نہیں ٹوٹا کیونکہ ابھی خروج پورا نہیں ہوا تھا۔

١٢ غبار وغیرہ اگرچہ دوائیوں وغیرہ کا ہو منہ میں چلا گیا تو روزہ نہیں ٹوٹا۔

١٣ اگر احتلام ہو گیا تو روزہ نہیں ٹوٹا۔

١٤ بدن اور بالوں میں تیل لگایا تو روزہ نہیں گیا۔

١٥ اگر دانتوں سے خون نکلا روزہ میں اور حلق میں خون کا مزا محسوس نہیں ہوا تو روزہ نہیں گیا اور اگر مزا محسوس ہوا تو ٹوٹ گیا۔

١٦ اگر کھانے کے بعد کچھ اس کا اثر باقی رہ گیا اس کو نگل گیا تو روزہ نہیں ٹوٹا۔

8 مکروہات روزہ

١ روزہ کی حالت میں چکھنا مکروہ ہے۔

٢ عورت چبا کر بچے کو کھانا کھلائے تو اگر اس کے سوا کوئی چارہ کار نہیں ہے تو مکروہ نہیں ہے ورنہ مکروہ ہے بلا وجہ خطرہ مول لینا ہے۔

٣ عورت کا شوہر بد خلق ہے اس کی وجہ سے کھانے میں نمک وغیرہ چکھنا مکروہ نہیں ہے۔ البتہ مطلقاً بد خلق نہیں ہے یا خاص کھانے پینے کے معاملے میں بد خلق نہیں ہے تو پھر مکروہ ہے۔

٤ مسواک کرنا مکروہ نہیں خواہ خشک ہو یا تر۔

٥ کلی کرنا، ناک میں پانی ڈالنا، نہانا، گیلا کپڑا بدن پر لپیٹنا مکروہ نہیں ہے۔

٦ ایسا عمل کہ جس سے ایسا ضعف پیدا ہو جائے کہ روزہ پورا کرنے سے عاجز ہو جائے نہیں پس چاہئے کہ آدھے دن نانبائی روٹی پکائے اور نصف پچھلے دن آرام کرے۔

۷ اپنی عورت کا بوسہ لیا یا مباشرت کی یا ران وغیرہ میں جماع کیا تو اگر انزال کا اندیشہ ہے تو مکروہ ہے ورنہ نہیں ہاں ہونٹوں کا بوسہ یعنی لبوں کو چوسنا علی اطلاق مکروہ ہے۔ اسی طرح بلاخوف مباشرت فاحشہ یعنی ننگے ہو کر معانقہ کرنا یا ملنا جبکہ شرمگاہیں بھی ملی ہوئی ہوں مکروہ ہے۔

۸ اگر دن نکلنے سے پہلے ہی سفر شروع کر دیا پھر دن میں کسی شہر پہنچ کر نیت اقامت کر کے روزہ توڑ دیا یہ مکروہ ہے۔ کیونکہ آج کے دن سفر اور اقامت دونوں جمع ہو گئے ہیں ترجیح اقامت کو ہے سفر کو ترجیح دینا مکروہ ہے۔

۹ خرید و فروخت اور تجارت کے لئے گھی اور شہد کو چکھ لینا تا کہ اچھے برے کی تمیز ہو جائے مکروہ ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ کسی وجہ سے خریدنا ضروری ہو یا نقصان کا اندیشہ ہو تو حرج نہیں مگر چکھنے کے یہ معنی نہیں کہ نگل لیا جائے۔

۱۰ روزہ دار نہانے کے لئے اترا اور ریح چھوڑ دی مکروہ ہے۔

۱۱ کلی کرنا' ناک میں پانی چڑھانا اور استنجا میں مبالغہ کرنا مکروہ ہے۔

۱۲ شک کے دن روزہ رکھنا رمضان یا کسی اور واجب کی نیت سے مکروہ ہے۔

9 سنن اور مستحبات روزہ

روزہ کی نیت رات کو کرنا' نفس کی خواہشوں کو زیر اور مغلوب کرنے کی نیت کرنا' لغو اور فحش باتوں سے بچنا' زبان کو جھوٹ' غیبت' برائی' گالی اور جھگڑے وغیرہ سے محفوظ رکھنا ذکر اور تلاوت قرآن پاک یا سکوت اور مراقبہ میں معروف رہنا۔ ہر مکروہ اور قابل شہوت شے کو دیکھنے سے نظر کو بچانا۔ نظر ایک زہر آلود تیر ہے جو نظر کو روکے گا اللہ تعالیٰ اس کے قلب میں لذت' حلاوت ایمانی عطا فرمائے گا۔ کانوں کو بری باتوں کے سننے سے روکنا' کوئی جھگڑا نہ کرنا اور اس سے یہ کہہ دینا کہ میں روزے سے ہوں دوسری مرتبہ انی صائمہ کہہ کر اپنے نفس کو بھی خطاب کر کے سمجھائے کہ جھگڑا کر کے روزہ کو خراب نہ کرے جن کاموں سے روزہ کے فساد کا اندیشہ ہو اس سے دور رہنا مثلاً پچھنے و مباشرت فاحشہ وغیرہ روزہ میں بار بار کلی اور ہائے ہائے کر کے عبادت میں تنگ دلی کا اظہار کرنا۔

10 جن میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے

بغیر عذر روزہ نہ رکھنے کا بہت زیادہ گناہ ہے۔

بیماری' سفر' حمل' بچے کو دودھ پلانا' جبر و اکراہ' نقصان عقل' جہاد' بھوک' پیاس' بڑھاپا یہ سب وہ عذرات ہیں کہ جن کے سبب رمضان المبارک میں روزہ نہ رکھنے کی رخصت ہے۔

بیماری اگر بیماری کی زیادتی اور بڑھنے کا اندیشہ ہو یا بیماری سے دیر میں اچھے ہونے کا اندیشہ ہو مثلاً آنکھ دکھتی ہے یا درد سر ہے روزہ کی گرمی سے زیادتی کا اندیشہ ہے یا دیر میں اچھے ہونے کا خیال ہے تو روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے روزہ رکھنے سے اگر ہلاکت محقق ہے تو ترک واجب ہے ورنہ نہیں۔

بیماری کی لمبی مدت پکڑنے یا زیادتی کے اندیشے کو معلوم کرنے کے لئے خود بیمار کے پاس تجربہ یا علامات ایسی ہوں کہ غلبہ ظن یعنی گمان غالب ہو جائے یا مسلمان ڈاکٹر کہہ دے کہ روزہ رکھو گے تو نقصان ہوگا تو روزہ نہ رکھنا جائز ہے اور ڈاکٹر کے لئے یہ ہے کہ اگر ڈاکٹر مسلمان ہے تو مگر کھلا فاسق ہے تو اس کے کہنے پر روزہ نہ رکھنے کی اجازت نہیں۔

سفر۔ سفر وہ عذر ہے کہ جس کے سبب رمضان میں روزہ رکھنے کی اجازت ہے اس سفر سے سفر شرعی مراد ہے یعنی تین دن کا سفر جس میں قصر نماز پڑھنے کا حکم ہے سفر میں ضرر ہے تو روزہ نہ رکھنا افضل ہے اگر ہلاکت یقینی ہے تو روزہ نہ رکھنا واجب ہے ورنہ افضل یہی ہے کہ سفر میں بھی روزہ رکھے بعد میں قضا کرنے سے بہر حال رمضان افضل ہے۔

حمل۔ اگر حاملہ عورت روزہ رکھتی ہے تو بچہ کے لئے یا خود اپنے لئے نقصان کا اندیشہ ہے تو اس کو روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے بعد میں قضاء کرے۔

ارضاع یعنی دودھ پلانا۔ اگر دودھ پلانے والی کو بھی خود اپنے یا بچے کے نقصان کا اندیشہ ہے تو اس کو بھی روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے بعد میں قضاء کرے۔ اگر دودھ پلانے والی خود تو بیمار نہیں لیکن بچہ بیمار ہے ڈاکٹر نے خبر دی کہ بچے کی وجہ سے تم کو دوا پینا ہوگی تو اسے روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے بعد میں قضاء کرے۔

جبر و اکراہ۔ جبر و اکراہ کی صورت میں روزہ افطار کر سکتا ہے۔ اجازت ہے گناہ نہ ہوگا۔ اگر روزہ دار مریض ہے یا مسافر تو اکراہ پر روزہ افطار کرنا واجب ہے اگر افطار نہ کیا اور قتل ہو گیا تو گناہ گار ہوگا اور حالت صحت اور اقامت میں جبر و اکراہ کی صورت میں اگر افطار کرے گا تو اجازت ہے مگر افضل یہ ہے کہ

افطار نہ کرے اگر اسی میں مارا گیا تو ثواب ملے گا۔

جہاد۔ جہاد دشمن سے مقابلہ کا گمان غالب ہے اور اس کو اندیشہ ہے کہ اگر روزہ رکھے گا تو جہاد اور جنگ وقتال نہیں کر سکے گا تو اس کی اجازت ہے کہ روزہ نہ رکھے۔

بھوک و پیاس۔ اگر اس حد تک بھوک پیاس پہنچ گئی ہے کہ اس میں ہلاکت یا نقصان عقل یا حواس کے جاتے رہنے کا اندیشہ ہے تو اجازت ہے کہ روزہ افطار کرے۔

اگر گرمی میں محنت کا کام اور شدت کی پیاس لگی تو اگر اپنے اختیار سے خود ایسا کام کیا ہے اور روزہ توڑ دیا تو کفارہ ہوگا ورنہ نہیں یہی حکم لونڈی اور غلام کے لئے ہے بعض کہتے کہ کسی صورت میں کفارہ نہیں عالمگیری میں بھی یہی ہے کہ لونڈی یا سلطانی ملازم کو اس قدر ضعف ہو جاتا ہے کہ کام نہیں کر سکتا ہلاکت کا اندیشہ ہے تو افطار کر سکتا ہے اگر کسی پیشہ ور کو اندیشہ ہے کہ وہ اپنے پیشے میں مشغول ہوگا تو کوئی روزہ شکن عذر پیش آ جائے گا اس کو روزہ توڑنا حرام ہے جب تک کہ بیمار نہ ہو۔

حیض ونفاس کا حکم۔ حیض ونفاس بھی عذر ہے بلکہ وہ عذر ہے کہ اگر عورت چاہے بھی کہ میں حیض ونفاس کی حالت میں روزہ رکھوں تو نہیں رکھ سکتی کیونکہ روزہ کی اہلیت بقا نہیں رہتی حتیٰ کہ غروب آفتاب سے کچھ پہلے اگر حیض ونفاس آ گیا تو بھی روزہ جاتا رہا بعد میں قضاء کرے۔

روزہ کی طرح حیض ونفاس کے زمانہ میں نمازیں بھی نہ پڑھنے کا حکم ہے بعد میں ان ایام کی نمازوں کی قضاء نہیں صرف روزوں کی قضاء ہے۔

حیض کی تاریخ تھی اس امید پر عورت نے روزہ توڑ دیا مگر حیض نہیں آیا تو صرف قضاء ہوگی قول اصح کی بناء پر کفارہ لازم نہیں۔

اگر عورت بوقت سحر حیض سے پاک ہوگئی مگر نہانے کے لائق وقت میں گنجائش نہیں۔ اگر دس دن پورے ہو گئے ہیں تو روزہ ہو جائے گا اور اگر دس دن سے کم میں فارغ ہوئی ہے تو فارغ ہونے کے بعد اتنا زائد وقت بھی رات میں ضرور ملنا چاہیے کہ غسل سے بھی فارغ ہو سکے اگر یہ غسل نہ کرے اور تھوڑی سی ساعت بھی ملے اور بقدر غسل وتحریمہ وقت نہیں ملا بلکہ غسل کر رہی تھی کہ صبح نکل آئی آدھا غسل رات میں ہوا اور آدھا دن میں تو روزہ صحیح نہیں ہوگا کہ غسل کی مدت بھی حیض میں ہی شامل ہے تو گویا فجر کے بعد بھی

حیض رہا اور حیض کی حالت میں روزہ جائز نہیں یا غسل کے لئے تو وقت مل گیا مگر غسل کے بعد بقدر تحریمہ رات نہیں ملی بلکہ فجر کے نزدیک ہی غسل ختم ہوا کہ فوراً بعد ہی فجر نکل آئے تو بھی روزہ صحیح نہیں ہوگا۔

بڑھاپا۔ اگر ایک شخص اتنا بوڑھا ہو گیا ہے کہ روزہ رکھنے سے عاجز ہے تو اس کی اجازت ہے کہ روزہ نہ رکھے اور ہر دن کے عوض ایک مسکین کو کھانا کھلا دے ایسے شخص کو شیخ فانی کہتے ہیں جس کا ہر دن کی اور گھٹا وپہ ہے اس پر فدیہ لازم ہے۔

احکام فدیہ۔ عارضی عذر والے کو فدیہ دینا جائز نہیں بلکہ زوال عذر کے بعد قضا ہی لازم ہے اگر کوئی آدمی گرمی میں روزہ نہیں رکھ سکتا تو سردی میں رکھے اس پر فدیہ نہیں۔ فدیہ شیخ فانی پر اور ہر اس شخص پر جو کہ فی الحال روزہ رکھنے سے عاجز ہے اور آئندہ کے لئے بھی مرنے تک اس کو امید نہیں کہ مرنے تک روزہ رکھ سکے کیونکہ دن بدن اس کی قوت گھٹ رہی ہے اور قضاء کے قریب پہنچ رہا ہے وقت عود کر آنے کی اب توقع نہیں تو یہ بھی شیخ فانی کے حکم میں ہے اس پر فدیہ لازم ہے۔

ایک شخص ایسا بیمار ہے کہ فی الحال تو روزہ رکھنے سے عاجز ہے مگر آئندہ کے لئے امید ہے کہ وہ روزہ قضا کرنے پر قادر ہو جائے گا تو اس کو فدیہ دینا ناجائز ہے۔ فدیہ کے لئے دوام عجز شرط ہے۔ رمضان کے روزہ کی قضاء نہیں کر سکا اب شیخ فانی ہو گیا تو فدیہ دے گا اگر فدیہ دینے کے بعد روزہ پر قدرت حاصل ہو جائے تو فدیہ باطل ہو گیا روزہ رکھے۔

کفارہ رمضان اور کفارہ ظہار کے روزے نہ رکھ سکا اب شیخ فانی ہو گیا تو اس کے عوض ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دے ہر روزہ کے عوض ایک مسکین کو دونوں وقت کھانا کھلانا واجب ہے ایک صاع اٹھ رطل بیس استار کا اور ایک استار ساڑھے چھ درہم کا اور ایک درہم تین ماشہ سوا چار جو کا اور ایک ماشہ سولہ جو کا ہوتا ہے۔ فدیہ خود دینا واجب ہے نہ دے سکے تو وصیت کر جائے۔

ایک شخص محتاج ہے اس کو فدیہ پر قدرت نہیں تو توبہ استغفا کرے اللہ تعالیٰ گناہ معاف کرے۔

اعتکاف مسائلِ ومشاغل

رمضان کے پچھلے عشرہ میں جو اعتکاف کیا جاتا ہے یہ اعتکاف سنت مؤکدہ ہے مگر علی الکفایہ بستی میں ایک نے بھی کرلیا تو سب کی طرف سے ادا ہوگئی ورنہ تمام بستی گناہگار ہے۔ افضل ہے کہ ہر شخص اعتکاف کرے۔ وفات تک حضور ﷺ کا معمول رہا ہے کہ رمضان کے پچھلے عشرہ میں ہمیشہ اعتکاف فرمایا کرتے تھے مگر جس سال آنحضرت ﷺ نے وصال فرمایا بیس دن کا اعتکاف فرمایا اور حضرت جرائیل علیہ السلام سے دو دفعہ قرآن مجید کا دور کیا۔ اس میں اشارہ ہے کہ آخر عمر میں اعمال صالحہ کو المضاعف (دوگنا) کردیا جائے۔ نیکیوں کی کثرت رکھی جائے۔

بہ نسبت عبادت وتقرب الی اللہ مسجد میں ٹھہرنے اور اقامت کرنے کو اعتکاف کہتے ہیں۔ رمضان کی بیس تاریخ کو غروب آفتاب سے پہلے مسجد میں چلا جائے اور پھر وہاں سے نہ نکلے مگر عید کی رات کو اگر آفتاب غروب ہونے کے بعد مسجد میں گیا تو یہ مسنون اعتکاف نہ ہوگا اس لئے عصر کے بعد مسجد میں چلا جائے اور دس دن تک مسجد سے باہر نہ نکلے پورے دس دن کا اعتکاف مسنون ہے۔ کچھ کمی ہوگئی تو یہ اعتکاف مسنون نہ ہوگا بلکہ نفل ہوگا۔

اعتکاف کے مشاغل

نوافل' تلاوت قرآن پاک' درود شریف استغفار' دینی کتابوں کا مطالعہ اور ان کی کتابت درس وتدریس' تالیف وتصنیف' ذکر' مراقبہ' نفی خواطر جیسے مشاغل میں مصروف رہے معتکف کو شرعی اور طبعی حاجت کے لئے مسجد سے نکلنے کی اجازت ہے مثلاً قضائے حاجت کے لئے فرض وضو اور فرض غسل کے لئے مسجد سے نکلنے کی اجازت ہے یہ طبعی حاجت ہے۔ اگر اس مسجد میں جمعہ نہیں ہوتا تو قریب کی مسجد میں جہاں جمعہ ہوتا ہو نماز پڑھنے کے واسطے جانے کی اجازت ہے یہ شرعی حاجت ہے۔ مگر زیادہ پہلے نہ جائے اذان اور خطبے سے اتنا پہلے نکلے کہ مسجد پہنچ کر دو رکعت تحیۃ المسجد اور جمعہ سے پہلے کی چار سنتیں ادا کر سکے۔ اور بعد میں چار یا چھ رکعت پڑھ سکے۔ احتیاط ظہر اگر پڑھنی ہے تو وہ بھی واپس آکر اپنی ہی مسجد میں پڑھے۔ ان ضرورتوں کے علاوہ کسی کام سے باہر نکلنا جائز نہیں اگر نکلے گا تو اعتکاف جاتا رہے گا۔ حتیٰ کہ قضائے حاجت کے لئے بھی باہر نکلنے کی اجازت ہے تو اتنی دیر کے لئے کہ طہارت کر کے فوراً چلا آئے زیادہ باہر ٹھہرنے کی اجازت نہیں اگر اس کے دو مکان ہیں تو قریب کے مکان میں قضائے حاجت کے لئے جائے دور کے مکان میں جائے گا تو بعض کے نزدیک اعتکاف فاسد ہوجائے گا اگر قریب تر دوست

کا مکان ہے تو یہ ضرور نہیں کہ اس کے یہاں قضائے حاجت کے لئے جائے اپنے ہی مکان میں جائے اگرچہ اس سے دور ہو۔

مؤذن اذان کے لئے منارہ پر جاسکتا ہے اگرچہ راستہ باہر سے ہو مریض کی عیادت کے لئے بھی مسجد سے باہر نہیں نکل سکتا۔ اگر اپنی کسی حاجت کے لئے مسجد سے نکلا ہے اور گزرتے ہوئے ضمناً سرراہ مریض کی مزاج پرسی بغیر رکے معلوم کرلی تو جائز ہے۔ اگر نماز جنازہ یا عبادت یا مجلس علم میں حاضر ہوکر وعظ سننے کی شرط شروع اعتکاف میں لگادے تو اب خاص ان ہی چیزوں کے لئے مسجد سے باہر نکلنا جائز ہوگا۔ سمجھ دار بچہ بھی اعتکاف کرسکتا ہے۔ شوہر کی اجازت سے عورت بھی گھر میں نماز کے لئے مخصوص جگہ پر اعتکاف کرسکتی ہے۔ عورت کو مسجد میں اعتکاف مکروہ ہے اور فرائض بھی عورت کو گھر میں ہی ادا کرنا افضل ہیں۔ اس لئے مستحب ہے کہ گھر میں نماز کے لئے کوئی خاص جگہ بنالی جائے مگر مردوں کے فرائض اور اعتکاف کے لئے مخصوص مسجد ہے البتہ مرد بھی اس جگہ گھر میں سنتیں اور نوافل ادا کریں۔ اعتکاف کے لئے روزہ شرط ہے اعتکاف کی قضا ہے مرد مسجد میں اعتکاف کرے گھر میں نہیں ہوگا۔ اگر طبعی اور شرعی ضرورتوں کے لئے مسجد سے نکلا مگر فوراً مسجد کو واپس نہیں لوٹا تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔

اعتکاف کب ٹوٹے گا

۱۔ بلا عذر مسجد سے باہر نکلنے میں

۲۔ جماع کرنے سے

۳۔ حیض ونفاس

۴۔ جنون اور اغما (یعنی بے ہوشی) طویل

نوٹ:۔ اگر بھول کر بھی یہ چیزیں کی جائیں تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔

معتکف کے لئے مسجد میں سونا' کھانا پینا اور کھانے پینے کی چیزوں کی خرید وفروخت بقدر ضرورت جائز ہے نہ کہ تجارت کے لئے۔ بشرطیکہ خرید وفروخت کی اشیاء مسجد سے باہر ہوں۔

اعتکاف اور خاموشی

اعتکاف کی حالت میں دوست واحباب سے ملاقات منع نہیں نہ خاموش رہنا روا ہے بلکہ بے معنی خاموشی کو مکروہ لکھا ہے البتہ شر سے زبان کو روکے اور خیر کی باتیں کرے اس کی ہر وقت اور ہر جگہ کے لئے تعلیم ہے مسجد اور اعتکاف کی حالت میں اور بھی زیادہ مناسب اور اولیٰ ہیں معتکف کو وقت حاجت مباح باتوں کی بھی اجازت ہے باتیں کرسکتا ہے۔

لیلۃ القدر۔ فضیلت ونوافل

شب قدر سال کی بہترین رات ہے اس کو ماہ رمضان میں آخری دس دنوں کی طاق راتوں مثلاً اکیسویں، تیسویں، پچیسویں، ستائیسویں، انتیسویں راتوں میں تلاش کرے جیسا کہ بخاری شریف میں ہے "تلاش کرو شب قدر کو رمضان کی آخر عشرہ کی طاق راتوں میں"

اس رات کا طاق راتوں میں اغلب گمان کسی رات کا ہے اس بارے میں یقین کے ساتھ کچھ نہیں کہا جاسکتا البتہ نقطہ دان حضرات نے قرآن پاک کی اشاروں کی زبان میں یہ سمجھا ہے کہ وہ رات ستائیسویں شب ہے اس لئے کہ لیلۃ القدر میں نو حروف ہیں اور سورہ انا انزلنا میں اس کا تین مرتبہ ذکر آیا ہے تین کو نو سے ضرب دیا جائے تو ستائیس ہوتے ہیں پس اشارہ ستائیسویں شب کی طرف ہوا۔

اس رات کی فضیلت میں پوری سورہ انا انزلنا نازل ہوئی حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ رب تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ یہ رات ہزار مہینوں سے افضل ہے۔

اس رات کی عبادت

حدیث شریف میں ہے جس نے قیام کیا شب قدر میں بوجہ ایمان اور طلب اجر کے اس کے پہلے گناہ معاف ہوئے۔ یعنی شب قدر جس نے کھڑے ہو کر عبادت کی (خواہ نماز ہو یا طواف) اور اس قیام کا باعث صرف ایمان اور طلب اجر ہے نہ ریا اور سمعہ اس کی بخشش ہے اس شب میں جتنے بھی قیام ہیں ان کو ضائع نہ کرے مثلاً تراویح نہ چھوڑے بیس رکعتوں کا قیام حاصل ہوگا۔

نماز مغرب اور عشاء کو مع سنت موکدہ اور غیر موکدہ کے حتیٰ کہ اوابین تک جو مغرب کے بعد چھ رکعتیں پڑھی جاتی ہیں کو بھی ادا کرے تاکہ غروب آفتاب کے بعد سے ہی اس کو قیام الیل حاصل ہوتا چلا جائے۔ مغرب اور عشاء کی نماز کو اگر اس شب جماعت کے ساتھ ادا کرے گا تو اس کو بھی شب قدر کے قیام سے حصہ مل جائے گا۔ تہجد بھی پڑھے۔

نوافل شب قدر

۱۔ جو کوئی سو رکعت پڑھے گا ہر رکعت میں بعد الحمد کے ایک بار سورہ انا انزلنا پڑھے پھر بعد سلام کے ستر بار استغفار پڑھے اللہ تعالیٰ اس کو اتنا ثواب عطا فرمائے گا کہ حد بیان سے باہر ہے۔

۲۔ دو رکعت پڑھے ہر رکعت میں بعد الحمد سات بار سورہ اخلاص پڑھے اس نے شب قدر کا ثواب پالیا۔

۳۔ چار رکعت پڑھے ہر رکعت میں بعد الحمد 27 مرتبہ انا انزلنا پڑھے بعد سلام سو بار درود شریف، سو بار سبحان اللہ، سو بار استغفار، سو بار یاحی ویاقیوم پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کو سونے، چاندی، زمرد اور یاقوت کے محل عطا فرمائے گا۔

۴۔ تہجد کی بارہ رکعت پڑھے ہر رکعت میں بعد الحمد سترہ مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے بحساب آیات اس نے ایک ہزار بیس آیات تلاوت کیں جو ایک ہزار ماہ سے بہتر رات ہے اس میں ایک ہزار آیات پڑھنا مناسب ہے۔

اگر نوافل نہ پڑھ سکے تو قرآن پاک کی تلاوت کرے بہتر ہے وہ سورتیں اور آیات پڑھیں جو اوراد شب میں آنحضرت ﷺ سے وارد ہیں اور وہ یہ ہیں۔ سورہ بقرہ، بنی اسرائیل، الم سجدہ، یاسین، الزمر، الدخان، اقتربت، الساعۃ، الواقعہ، الحدید، الحشر، الصف، الجمعہ، التغابن، الملک، القیامہ، الاعلیٰ، التکاثر، الکافرون، الاخلاص، المعوذتان

آیات میں سے "شہد اللہ" سے عنداللہ الاسلام تک" آخر سورہ کہف ان الذین آمنو وعملو الصالحات تا آخر یہ سب مل کر ایک ہزار کچھ اوپر آیات ہوتی ہے۔ خواہ یہ سب پڑھے یا بعض اور اگر نفل نماز میں ان کو پڑھے تو جمع بین الفضائل ہوگا تلاوت بھی حاصل ہو جائے گی اور فضیلت کا قیام بھی یہ نہ ہو تو مستحاب پڑھے (سورہ الحدید، الحشر، الصف، الجمعہ، التغابن، الاعلیٰ) حضور ﷺ سونے سے قبل پڑھتے تھے اور فرمایا کہ ان میں ایک آیت ہزار سے بہتر ہے۔ جو مناسب ہے شب قدر سے جو ہزار رات سے افضل ہے۔

وظیفہ شب قدر

ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے دریافت پر حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا وہ یہ ہے کہ اللھم انک عفو کریم تحب العفو فاعف عنی اسی کو بکثرت پڑھے عشاء اور فجر کی نماز کو بھی جماعت سے پڑھ لے تو ان شاء اللہ اس کو بھی شب قدر سے حصہ مل جائے گا۔

عیدالفطر

فضائل و مسائل

عیدالفطر کی رات کو لیلۃ الجائزہ یعنی انعام کی رات کہا جاتا ہے گویا جنہوں نے ماہ رمضان میں اللہ تبارک و تعالیٰ کی عبادت کی انہیں عیدی دینے کی رات ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے فرشتوں سے مخاطب ہوتا ہے "اے گروہ ملائکہ اس مزدور کا بدلہ کیا ہے جس نے اپنا پورا کام کیا فرشتے عرض کرتے ہیں کہ اس کو پورا اجر دیا جائے تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے تمہیں گواہ کرتا ہوں کہ میں نے سب کو بخش دیا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ "الصوم لی وانا اجزی بہ" یعنی روزہ میرے لئے ہے اور اس کی جزاء میں خود ہی دوں گا۔

عید کی رات انعام و اکرام کی رات ہے اس رات اللہ تعالیٰ جل شانہ کی رحمتوں کی بارش ہوتی ہے مگر ہم لوگ رات بازاروں میں گھوم پھر کر فضول کاموں میں گزار دیتے ہیں تاجدار مدینہ سرور سینہ سید العالمین محمد ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس نے عیدین کی رات (عیدالفطر، عیدالضحیٰ) قیام کیا اس دن اس کا دل نہیں مرے گا جس دن لوگوں کے دل مرجائیں گے۔ (ابن ماجہ)

ایک اور حدیث معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں جو پانچ راتوں میں شب بیداری کرے اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ ذوالحجہ کی آٹھویں، نویں اور دسویں رات عیدالفطر کی رات اور پندرھویں شعبان کی رات۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ اس رات کو یادالٰہی میں بسر کریں اگر یہ نہ ہو سکے تو کم از کم عشاء اور فجر کی نماز باجماعت تکبیر اولیٰ میں شریک ہو کر پڑھیں انشاء اللہ شب بھر بیداری کے ساتھ عبادت میں مصروف رہنے کا ثواب حاصل ہو جائے گا۔

عید یا وعید

یہ شوال المکرم کا پہلا دن ہے اس مہینہ کے چاند کی خوشی تمام چاندوں سے زیادہ ہوتی ہے۔ عید کا چاند اس کا معنی یہ ہے کہ ایسا چاند جس کے بار بار دیکھنے کی خواہش ہو مسلسل ایک مہینہ امتحان میں گزارنے کے بعد جب نتیجہ کامیابی کی صورت میں نکلتا ہے تو وہ دن فطرتاً خوشی و مسرت کا ہوتا ہے۔ تقریباً ہر قوم کے لئے کوئی نہ کوئی دن خوشی کا ہوتا ہے اس دن وہ قوم اپنی مذہبی و اخلاقی قیود سے آزاد ہو جاتی ہے مگر دین

اسلام کا نظریہ اس سے علیحدہ ہے۔ مسلمانوں کے لئے جب کوئی دن خوشی کا آئے تو اس میں اخلاقی قدریں اور اجاگر ہو جاتی ہیں۔

حضور پرنور سید العالمین محمد ﷺ جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو دیکھا مدینہ والوں نے سال میں دو دن ایسے مقرر کر رکھے ہیں جن کو وہ کھیل کود لہو و لعب میں گزار دیتے ہیں تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اسلام بے راہ روی اور لہو و لعب کی اجازت نہیں دیتا بلکہ یہ تو قلب میں روحانیت اور طبیعت میں شرافت و نیکی پیدا کرنا چاہتا ہے تو پیارے مصطفیٰ ﷺ نے ان جاہلیت کے تہواروں کے بدلے میں دو دن خوشی کے مقرر فرمائے ایک عیدالفطر اور دوسرا عیدالضحیٰ اہل اسلام کے لئے لازم ہے کہ وہ ان دونوں دنوں میں رب تعالیٰ کی حمد و ثنا میں کثرت کریں۔ لیکن مقام افسوس ہے کہ آج ہم میں ان دنوں میں بہت سے فضول رسم و رواج عام ہو چکے ہیں۔

آج کا مسلمان خوشی میں اتنا بدمست ہو جاتا ہے کہ رمضان شریف کا سارا مہینہ تو وہ عبادت کرتا ہے اور اس ساری کمائی کو وہ ایک دن عیدالفطر میں تباہ و برباد کر دیتا ہے سوچتا ہی نہیں کہ وہ تو گنا کرنے کو خوشی قرار دے رہا ہوتا ہے چاہیے تو یہ کہ وہ اس خوشی کے دن بارگاہ رب العزت میں زیادہ سے زیادہ سر بسجود ہو مگر وہ اسے لہو و لعب میں گزار دیتا ہے اور وہ لوگ جو رمضان میں مسجدوں کو آباد کیے ہوئے تھے آج عید کے دن سینما گھروں کی زینت بنے ہوئے ہیں۔

آہ! عید کیا آئی مسجدیں ویران ہو گئیں۔ سینما گھر خوب آباد ہو گئے گھر گھر ٹی وی اور وی سی آر کی محفلیں گرم ہونے لگ گئیں کوئی تو گانے بجانے پر رقص کر کے اپنے نامہ اعمال کو برباد کر رہا ہے اور کوئی اپنی آنکھوں کو حرام سے پر کر رہا ہے۔ نوجوان لڑکیاں بے پردہ بازاروں کی زینت بن کر مردوں کو دعوت گناہ دے رہی ہیں۔ کھلے عام علی الاعلان آنکھوں کا زنا ہونے لگا عیش کوشیوں کے اڈوں پر جا کر خوب پکنک منائی جا رہی ہے نوجوان لڑکے لڑکیاں علی الاعلان عید مل رہے ہیں۔

سوچنے کا مقام ہے جو مسلمان پانچ وقتہ نمازی تھا آج (عید کے دن) بے نمازی ہو گیا گلی گلی جوئے (لاٹری) کا بازار گرم ہے کوئی شطرنج کھیل رہا ہے تو کوئی تاش کی گڈی لئے بیٹھا ہے کوئی سنوکر کھیل رہا ہے تو کوئی ویڈیو گیم کھیل رہا ہے اور کوئی کیبل سے لطف اندوز ہو رہا ہے۔ گھر گھر سے فحش گانوں کی آوازیں سنائی دے رہی ہیں عید کے دن جتنے گناہ ہوتے ہیں شاید ہی کسی دوسرے دن ہوتے ہوں جسے

دیکھو وہ شیطان کو راضی کر کے رحمان کو ناراض کر رہا ہے۔ ہمیں چاہیے تو یہ تھا کہ عید کے دن اپنے مولا کو راضی کرتے مگر ہم تو اس کی نافرمانیاں کر کے اس کے غضب کو دعوت دے رہے ہیں اور گناہوں کی کثرت کر کے اپنے لئے عید کو وعید بنا رہے ہیں۔

اے مسلمانو

سوچو پہلی قومیں رب کی نافرمانیاں کر کے تباہ و برباد ہو گئیں۔

۱۔ قوم لوط علیہ السلام پر عذاب شوال کی پہلی تاریخ (یعنی عید الفطر کے دن) ہفتہ کے دن عذاب نازل ہوا۔

۲۔ حضرت نوح علیہ السلام کی امت پہلی شوال کو طوفان میں غرق ہوئی۔

۳۔ قوم عاد پر پہلی شوال (عید کے دن) بدھ کے دن عذاب صرصر آیا۔

۴۔ حضرت صالح علیہ السلام کی امت پہلی شوال (عید کے دن) جمعرات کے دن عذاب میں مبتلا ہوئی۔ اے مسلمان غور کر ان قوموں کو جن اعمال کے پاداش میں غرق کیا گیا وہ آج ہمارے ہاں بھی پائے جا رہے ہیں اور ہمیں غفلت کے اندھیروں نے جکڑ رکھا ہے ہمارے دل خوف خدا سے خالی ہو چکے ہیں ہمیں کل کو بارگاہ رب العزت میں پیش ہونا یاد نہیں رہا۔ ہم اپنی موت کو بھول چکے ہیں افسوس کہ ہم خداوند قدوس کی نافرمانیاں کر کے اپنے لئے جہنم کا ایندھن تیار کرنے لگ گئے ہیں ہمیں آج گناہ کرنے میں لذت محسوس ہوتی ہے مگر کل قیامت میں اس کا انجام بہت بُرا ہو گا۔ عید اس کی نہیں جس نے نئے کپڑے پہن لئے بلکہ عید تو اس کی ہے جو عذاب الٰہی سے ڈر گیا۔

امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی عید

عید الفطر کے دن صحابہ کرام امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دولت کدے پر حاضر ہوئے تو دروازہ بند تھا اور اندر سے رونے کی آواز سنائی دے رہی تھی صحابہ کرام حیران ہوئے جب سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو اس طرح زار و قطار روتے دیکھا تو پوچھا یا امیر المومنین آج تو عید کا دن ہے آج تو خوشی و مسرت کا دن ہے یہ رونا کیسا؟ تو آپ نے آنسو صاف کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ھذا یوم العید وھذا یوم الوعید۔ اے لوگوں یہ عید کا دن بھی ہے اور وعید کا دن بھی جس کے نماز و روزہ مقبول ہو گئے بلاشبہ اس کے لئے آج کا دن عید کا دن ہے۔ اور جس کی نماز روزہ مردود کر کے اس کے منہ پر مار دیا گیا اس کیلئے

آج وعید کا دن ہے اور میں تو اس خوف سے رو رہا ہوں کہ آہ الا لا ادری امن المقبولین امن المطرودین۔ مجھے یہ معلوم نہیں کہ میں مقبول ہوا ہوں یا رد کر دیا گیا ہوں۔

بخشش کا دن

عید کا دن خدا کی رضا اور اس کی مغفرت اور انعام و اکرام پانے کا دن ہے جب اس کے بندے تراویح شب بیداری، روزہ وغیرہ اور عبادت سے فارغ ہو کر نماز عید کے لئے جمع ہوتے ہیں تو خدا ان عابدین کے ذریعے ملائکہ پر فخر کا اظہار فرماتا ہے کیوں کہ ملائکہ ہی نے آدم پر طعن کیا تھا اسی لئے ان کو مخاطب کر کے فرمایا کہ اے فرشتوں دیکھا ان عمل کرنے والوں کو اس کی جا کیا ہے کہ وہ عرض کریں گے یہ پورا پورا اجر ملنے کے مستحق ہیں ارشاد ہو گا اے میرے فرشتو چونکہ یہ لوگ عظیم فریضہ ادا کر کے دعا کے لئے نکلے ہیں مجھے اپنے جلال اور کرم اور برتری اور رفعت مکان کی قسم میں ان کی دعائیں سنوں گا اور قبول کروں گا پھر اللہ تعالیٰ اس اجتماع سے فرماتا ہے کہ جاؤ اور اپنے گھروں کو لوٹو اس حال میں کہ میں نے تمہاری مغفرت کی اور تمہارے سیئات کو حسنات میں بدل دیا۔

عید کا تحفہ

سید المرسلین محمد مصطفیٰ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص عید کے دن تین سو مرتبہ سبحان اللہ وبحمدہ پڑھے اور فوت شدہ مسلمانوں کی ارواح کو اس کا ثواب ہدیہ کرے تو ہر مسلمان کی قبر میں ایک ہزار انوار داخل ہوتے ہیں اور جب پڑھنے والا خود مرے گا اللہ تعالیٰ اس کی قبر میں بھی ایک ہزار انوار داخل فرمائے گا۔ (مکاشفۃ القلوب)

سنن و مستحبات عید

۱۔ حجامت بنوانا۔

۲۔ ناخن ترشوانا۔

۳۔ مسواک کرنا۔

۴۔ غسل کرنا۔

۵۔ اچھے کپڑے پہننا۔

۶۔ خوشبو لگانا۔

۷۔ نماز فجر مسجد محلہ میں پڑھنا۔

۸۔ نماز عید سے پہلے صدقہ فطر ادا کرنا۔

۹۔ نماز عید سے پہلے کوئی میٹھی چیز کھانا (کھجوریں ہوں تو طاق یعنی تین' پانچ' سات یا کم وبیش) کھانا بہتر ہے۔

۱۰۔ عیدگاہ پیدل جانا۔

۱۱۔ ایک راستہ سے جانا اور دوسرے راستہ سے آنا۔

۱۲۔ عید الفطر کی نماز کے لئے جاتے ہوئے راستہ میں آہستہ سے تکبیر کہنا اور عید الاضحیٰ کی نماز کے لئے جاتے ہوئے بلند آواز سے تکبیر کہنا۔ تکبیر یہ ہے۔

اللہ اکبر اللہ اکبر لاالہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر واللہ الحمد

صدقہ فطر

جب انسان بیمار ہوتا ہے تو بیماری روکنے کے لئے ادویات بنائی گئی ہیں جن کے استعمال سے بیماری باذن اللہ دور ہو جاتی ہے اور صحت آجاتی ہے ایسے ہی روزہ دار کا روزہ غیبت' بے ہودہ گوئی' گالی گلوچ وغیرہ سے بیمار ہو جاتا ہے تو اس کی بیماری دور کرنے کے لئے صدقہ فطر واجب کر دیا گیا تاکہ روزہ میں صحت آجائے آقائے دوجہاں فخر موجودات حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا ارشاد ہے کہ صدقہ فطر واجب ہے تاکہ بے ہودہ کلام سے روزہ کی طہارت ہو جائے اور مسکینوں کے لئے کھانا بن جائے (مشکوۃ شریف)

☆ صدقہ فطر کے واجب ہونے کے لئے روزہ شرط نہیں بلکہ صدقہ فطر اس پر بھی واجب ہے جس نے روزے عذر سے یا معاذ اللہ بلا عذر نہیں رکھے (درمختار)

☆ مالک نصاب پر اپنی طرف سے اپنے چھوٹے بچوں کی طرف سے اگر کوئی مجنون (پاگل) اولاد ہے (چاہے بالغ ہو) تو اسکی طرف سے بھی صدقہ فطر واجب ہے۔

☆ اگر بچہ یا مجنوں خود صاحب نصاب ہے تو پھر اس کے مال میں سے ادا کرے۔

☆ مرد صاحب نصاب پر اپنی بیوی یا ماں باپ یا چھوٹے بہن بھائی یا دیگر رشتہ داروں کا فطر واجب نہیں۔

☆ والد نہ ہو تو دادا جان والد صاحب کی جگہ ہیں یعنی اپنے فقیر و یتیم پوتا پوتیوں کی طرف سے ان پر صدقہ فطر دینا واجب ہے (درمختار)

☆ ماں پر اپنے چھوٹے بچوں کی طرف سے صدقہ فطر دینا واجب نہیں باپ پر اپنی عاقل و بالغ اولاد کا صدقہ فطر دینا واجب نہیں۔

☆ بیوی بالغ اولاد جن کا نفقہ وغیرہ (یعنی روٹی کپڑے وغیرہ کا خرچ) جس شخص کے ذمے ہے وہ اگر ان کی اجازت کے بغیر ہی ان کا فطرہ ادا کر دے تو ادا ہو جائے گا اگر نفقہ اس کے ذمے نہیں ہے مثلاً بالغ بیٹے نے شادی کر کے گھر الگ بسا لیا ہے اور اپنا گزارہ خود ہی کر لیتا ہے تو اب اپنے نان نفقہ کا خود ہی ذمہ دار ہو گیا ہے لہٰذا اپنی بالغ اولاد کی طرف سے بغیر اجازت فطرہ دیا تو ادا نہ ہوگا۔

☆ جن کو زکوۃ دے سکتے ہیں صدقہ فطر بھی انہیں کو دے سکتے ہیں کسی اور کو نہیں (درمختار)

☆ کافر اور بدمذہب کو صدقہ فطر دینے سے ہرگز ادا نہ ہوگا اکثر ناواقف لوگ اس کی رقم یا گیہوں وغیرہ غیر مسلم بھنگیوں میں تقسیم کرتے ہیں یہ تقسیم کرنا حقیقتاً مال برباد کرنے کے مترادف ہے زکوٰۃ وصدقہ فطر کافر کو دینا جائز نہیں۔

☆ مسلم نما بدعقیدہ لوگ بھی ہرگز صدقہ' زکوٰۃ کے مستحق نہیں (اللہ جل شانہ وانبیاء کرام علیہ السلام میں سے کسی کی ادنیٰ گستاخی کرنے والے کلمات توہین بکنے والے)

☆ ایک شخص کا فطرہ ایک ہی شخص کو دینا بہتر ہے اگر کئی آدمیوں میں تقسیم کیا تو بھی ادا ہو جائے گا اسی طرح چند لوگوں کا فطرہ ایک ہی شخص کو دیا جا سکتا ہے۔ (درمختار)

☆ صدقہ فطر ادا کرنے کا افضل وقت عید کی صبح صادق کے بعد عید کی نماز ادا کرنے سے پہلے ہے اگر چاند رات یا رمضان المبارک کے کسی بھی دن کسی نے ادا کر دیا تب بھی ادا ہو گیا اور ایسا کرنا جائز ہے۔ (عالمگیری)